کثیر الفوائد

(۱۷۹۰ء میں فارسی و اُردو کی ایک قدیم لغت کا تعارف)

"Kaseer ul Fawa'id" An introductrion to an old Urdu/Persian dictionary of 1790

Sakhawat Mirza, Late: Scholar Karachi, Pakistan.

Abstract:

Shah Mohiuddin (born in 1150h) was a scholar belonging to Deccan, India. He compiled a Persian-Deccanian dictionary "Kaseer ul Fawa'id" which defines Persian words into old Decannian language. Later on this dictionary was compiled by one of his student.

"Kaseer ul Fawa'id" a precious manuscript having 96 pages is present in 'Aasfia' library Hyderabad Deccan and is still unpublished. The paper presented an introduction to this dictionary.

(۱)

شاہ محی الدینؒ ایک دکنی الاصل عالم فاضل بزرگ تھے جنھوں نے ایک لغت فارسی دکنی، تدوین کی تھی۔ جس میں اکثر فارسی الفاظ کے معانی دکنی الفاظ میں لکھے ہیں، جس کی وضاحت سطور مابعد میں کی جائے گی۔ اس لغت کی داخلی شہادتوں سے پتا چلتا ہے کہ آپ کا اسم گرامی شاہ محی الدین المعروف بہ حاجی صاحب تھا، آپ کے والدِ ماجد شیخ محمد عبداللہ، اور جدِ امجد کا اسم گرامی مولانا محمد وجیہہ الدین تھا جو بڑے عارفِ کامل شجیع اور قوی ہیکل تھے۔

مولانا شاہ محی الدینؒ ۱۱۵۰ھ میں پیدا ہوا ہوئے۔ ۱۲۴۳ھ میں ان کی عمر ۹۵ سال تھی، باوجود اس کبر سنی کے قویٰ اچھے تھے، اور درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری تھا۔ بصارت بھی ماشاء اللہ اچھی تھی، عینک کی ضرورت کبھی داعی نہیں ہوئی۔ مرتب ''کثیر الفوائد'' جو ان کے شاگرد تھے، دیباچے میں اپنے استاد کے کچھ حالات اور تالیفِ ہٰذا کے ماخذ کا ذکر حسبِ ذیل الفاظ میں کیا ہے:

> ''سپاس بے قیاس معلم علم الاسماء را کہ بہ یمن تعلمش زبان گویا، مدار الافاضل است، و دل دانا موید الفضلا، و بحر الفضائل، و درود نامحدود بر آن افصح الفصحا کہ عنوان اعجاز بنیان ظہورش لسان

السلاطین را معطل ساختہ وعلو درجات کلمات طیباتش لسان الشعرا را از اوج فصاحت انداختہ۔
امابعد ایں بندہ از کمترین شاگرداں آں حضرت است، خواست کہ ایں نامہ نامی وصحیفۂ گرامی بشرف اسم شریف آں علامی فہامی بسط اللہ ظلہ السامی، مشرف باشد، لہٰذا بغرض نام جو یان نامدار و ناموران کام گاری رساند کہ اسم جناب مؤلف مولانا شاہ محی الدین است، بحاجی صاحب معروف، والد ماجد ایشاں شیخ محمد عبداللہ ابن شیخ کامل و عارف آگاہ دل، شجاع بے نظیر وزور آور بے قریں مولانا محمد وجیہ الدین قدس سرہ۔
ولادت مولانا دامت برکاتہ در ۱۱۵۰ ہجری نبوی اتفاق افتادہ و تا حالت تحریر ۱۲۴۳ ہجری دوم ذیحجہ است کہ عمر عزیزش بہ نود و پنج سال رسیدہ ہنوز جوان دلی و جواں مردی از دامنش نکشیدہ، ودست ہمت علیش را از عصائے استعانت ننگ و عار است، وسر رشتۂ تعلیم ونوشت وخواند بے مدد عینک برقرار، ہنوز فرہاد خاطر قدرت ایجادش راز شیریں گوئی در جوئے شیر سفید موئے شکر ریز، ومانی رنگیں بیانش در تصور معانی با سفید کاری پیری رنگ آمیز۔

پیر مسیحا دم و موسیٰ قدم | خانۂ مریم شکم کردہ...
خضر لقائے ست بعمرِ طویل | خضر بقا باد بحال جمیل"

جب شاہ محی الدینؒ کے شاگرد کی تحریر ایسی فصیح ہے تو اصل مصنف کی تحریر کیسی ہوگی، اس کا اندازہ شاگرد کے بیان سے ظاہر و واضح ہے۔

مرتب کے بیان سے واضح ہے کہ شاہ محی الدین آصف جاہ اول متوفی ۱۱۶۱ھ کے آخری عہد میں پیدا ہوئے۔ آصف جاہ مذکور کی وفات کے وقت ان کی عمر بارہ سال کی تھی۔ آپ ۱۲۴۳ھ تک بقیدِ حیات تھے، گویا آپ نے متعدد سلاطین آصف جاہی، میر نظام علی خاں آصف جاہ ثانی (۱۱۷۱ھ تا ۱۲۱۸ھ) نواب سکندر جاہ (۱۲۱۸ھ تا ۱۲۴۴ھ) کا زمانہ دیکھا۔ اس وقت آپ بوڑھے ہو چکے تھے، باوجود اس کی قویٰ مضبوط تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اجداد سپاہی پیشہ تھے۔ چناں چہ آپ کے جدِ امجد، بقولِ مؤلف ''شجاع بے نظیر وزور آور'' تھے، نیز عارفِ کامل بھی۔ گویا صرف خانقاہ کے شیر نہ تھے بلکہ ایک مجاہد اور سپاہی بھی تھے۔ ان کے معاصرین میں شیر محمد خاں ایمان اور راجہ چندو لال شاداں متوفی ۱۲۶۱ھ تھے۔ البتہ فیض حیدرآبادی (متوفی ۱۲۸۳ھ م ۱۸۶۶ء(کم عمر تھے۔ جنھوں نے فنِ لغات میں بھی کافی ذخیرہ چھوڑا ہے۔

شاہ صاحبؒ کی وفات کا پتا نہیں چلتا، اس لیے کہ کسی تذکرے میں آپ کا حال درج نہیں۔ قرینِ قیاس یہ ہے کہ آپ نے سو سال سے زیادہ ہی عمر پائی، اور نواب ناصر الدولہ آصف جاہ چہارم (۱۲۴۳ھ تا ۱۲۷۳ھ) کے زمانے میں یعنی وسط تیرھویں صدی ہجری میں واصلِ بحق ہوئے۔

(۲)

''کثیر الفوائد'' کے سنہ تصنیف کے متعلق فاضل مرتب نے کچھ نہیں لکھا، البتہ اس نے بوقتِ ترتیب اشارہ کیا ہے کہ آپ (شاہ محی الدین) ۱۲۴۳ھ (۱۸۲۷ء) تک بقیدِ حیات تھے۔ اس لحاظ سے قراین یہ ہیں کہ آپ نے لغتِ زیرِ بحث، تیس پینتیس سال قبل تقریباً ۱۲۱۰ھ (۱۷۹۰ء) میں مدوّن کی ہو، جب کہ ان کی عمر ۶۰ سال کی تھی۔

ان حالات کے تحت ''کثیر الفوائد''، نیاز علی بیگ، نکہت کی ''مخزنِ فوائد'' ۱؎ تالیف ۱۸۴۴ھ سے بہت قبل کی ہے، مگر اس کا شمار فارسی لغات میں ہے، جس کے معنی فارسی میں لکھنے کے بہ جائے دکنی اردو میں لکھے گئے ہیں۔ اس عہد کے علماء فارسی کے معنی فارسی میں، یا اردو ہندی لغات کے معانی، فارسی میں لکھا کرتے تھے۔ اس لحاظ سے ''کثیر الفوائد'' کی خصوصیت یہ ہے کہ مؤلف نے فارسی الفاظ کے معانی، قدیم اردو میں لکھے ہیں جس کی وجہ سے سیکڑوں اردو و دکنی الفاظ منظرِ عام پر آ گئے ہیں۔

مرتب نے تمہید میں فارسی کے بعض اہم قدیم لغات کا حوالہ دیا ہے۔ مثلاً ''زبان گویا''، ۲؎ ''مدار الافاضل''، ۳؎ ''موید الفضلاء''، ۴؎ ''بحر الفضایل''، ۵؎ وغیرہ جس سے پتا چلتا ہے کہ مؤلف ''کثیر الفوائد'' کے پیشِ نظر لغات مذکور بھی رہی ہیں۔

''کثیر الفوائد'': ''کتب خانۂ آصفیہ''، حیدر آباد دکن کا ایک نادر مخطوطہ ہے، جو چھیانوے (۹۶) صفحات پر مشتمل ہے، ہر صفحے پر دو کالم ہیں، اور ہر کالم میں تقریباً تیرہ الفاظ ہیں، اس لحاظ سے اس لغت میں تقریباً ڈھائی ہزار الفاظ ہیں۔

اکثر الفاظ پر اِعراب بھی دیے ہیں، اور بعض دکنی الفاظ اور انگریزی مہینوں کا تلفظ خاص ہے، جو شاید ہی کسی لغت میں ملے۔

(۳)

''کثیر الفوائد'' سے کچھ الفاظ درجِ ذیل ہیں جو آج سے دو سو سال قبل کی زبان ہے:

☆ بَعِیر = اونٹ

☆ بِسْتَر = بچھانا (بچھونا۔ بستر)

☆ بِسْیار = بہُوت

☆ بُرُوْدت = سردی

☆ بامْداد = صبح کا وقت

☆ بِیْد = ایک قسم کا جھاڑ
☆ بَند = قید اور ہندن کی ساندی اور قفل اور صندوق کو چڑتے (چڑھاتے)
سولوہے کی پتیاں اور، تالاب وغیرہ کا ان کٹا، (Anicut) اور خیال
اور فکر، اور جامہ وغیرہ کا بند۔
☆ بِکْر = اچھوتی (عورت)
☆ بُکْم = مکّی (مکار، گونگا)
☆ بِیر = گوآ (کنواں)
☆ باراں = میہ
☆ بادفر = پھرکی
☆ بُول = استنجا
☆ بَرّاز = چاٹا
☆ بُہَل = چھوڑنا
☆ بادِصَرصَر = تند بارا
☆ بُوزَنہ = باندر
☆ بِنصر = کن انگلی کے بازو کی انگلی
☆ بَاخَہ = تانبیل (کچھوا)
☆ بَاقلہٗ = بلّر
☆ بَرَص = اجلا، کوڑ
☆ بَذلہَ = میٹھی اور اچھی باتاں
☆ بُوم = زمین، اور گھوگھو
☆ پیکُر = صورت، اور جسا
☆ بَام = مہاڑی
☆ پستان = پچاں (چوچیاں)
☆ پائیں = پائتی
☆ تحلیف = سوگند دینا

☆ پُتک = ہتوڑی
☆ تفحص = کھودکر پوچھنا
☆ پُشتہ = ٹیکرٖ
☆ تَودیع = رخصت، بِدا کرنا
☆ پَرّہ = نک پوڑی
☆ تگرگ = گار (اولہ)
☆ پیمانہ = مانپ (ناپ)
☆ تَوأمان = اونلے جاونلے بچے
☆ پَے = پاؤں کا نشان۔ پیچھا، پیچھے، کھوج واسطے، رگ کے پٹھے
☆ تَالی = پیچھے آنے والا، تلاوت کرنے والا
☆ تعَاقب = پیچھا کرنا
☆ تَوالی = ایک کے پیچھے ایک آنا
☆ تَعَقّب = پیچھے آنا
☆ جرس = آہستہ آواز کرنا، اور راگ کرنا۔ اور گھانٹی (گھنٹی)
جو بیل کے گلے میں باندھتے ہیں
☆ تَرجیح = ایک دوسرے پر سرسائی دینا (ترجیح دینا)
☆ چُغل = چاڑی کہنے والا (چغل خور)
☆ تَبرید = تھنڈہائی (تھنڈائی)
☆ چراُغپا = دیوٹ
☆ تَوقیر = مان پان کرنا
☆ چراغ پایہ = دیوٹ
☆ تجَسُس = دھونڈا دھونڈی اور خبر پوچھنا
☆ حرِیف = بہت چڑچڑا
☆ تلمیذ = شاگرد اور مرید
☆ حَمَل = بوجھا اوٹھانا اور لادھنا اور گربہ اور گابھ اور پیٹ سے ہونا۔

بوجھا جھاڑ کا، بوجھا پیٹھ کا، اور نام برج کا۔

☆ تَوَاتُر = لگتا لگت (لگے ہات)

☆ جریدہ = اکیلا، اور دفتر میں کی ایک فرد

☆ خمیازہ = آنگ مُڑی

☆ بست ویکم = یکّیس (اکیس)

☆ دَاماد = جُنوائی

☆ بست ودو = باویس

☆ رَشک = چڑس اور جلاپا

☆ بست وسیوم = تیویس

☆ زانُو = گڑگا (گڑگی = پاجامہ، اب بھی جاہل دکنی بولتے ہیں)

☆ ایک چند = ایک وُٹنا

☆ دو چند = دووُٹنا

☆ سَرُ مَا مک = آنکھ موچانی (آنکھ مچولی)

☆ سہ چند = تین وُٹنا

☆ سہ یک = تہائی

☆ سَبَابَہ = کلمہ کی انگلی

☆ چہار یک = چوتھائی

☆ غلّہ افشاں = سونپ

☆ یکّتا = اکہیرا

☆ قَرَاوَل = شکار کرنے والا، بندوق کی مکھی

☆ دوتا = دُھرا

☆ چھَارتا = چَوھرا

☆ کوسَج = جس کو داڑی اور موچھ نہیں نکلتی ہے۔

☆ دوبالا = دُونا

☆ گرُباسہ = سپلک (چھپکلی)

☆ گرڈگان = اکروٹ (اخروٹ)

☆ گل دان = چنگیر

انگریزی مہینوں کے نام اور ان کا تلفظ ملاحظہ ہو:

جنوویری۔ فیبرواری۔ مارچ۔ آپریل (۳۰)۔ مئی۔ جون۔ جولی (۳۱)

اگست۔ ستمبر (۳۰)۔ نومبر۔ دسمبر۔

پس نوشت:

سخاوت مرزا کا یہ مضمون پہلی مرتبہ ''اردو نامہ'' کراچی، شمارہ ۲۶ میں شائع ہوا تھا۔ مضمون کی اہمیت کے پیشِ نظر اسے حواشی اور نئی ترتیب کے ساتھ استفادے کے لیے شائع کیا جا رہا ہے۔ (مدیر)

حواشی

۱۔ مطبوعہ ۱۲۶۱ھ/ ۱۸۴۵ء، مرتبہ: محمد ذاکر حسین، پٹنہ، خدا بخش لائبریری، ۱۹۹۸ء۔

۲۔ مولف بدر ابراہیم، ڈاکٹر نذیر احمد نے اس کا سنِ تالیف قیاساً ۸۲۲ھ اور ۸۳۷ کے درمیان بتایا ہے۔ (مسعود ہاشمی: ''اُردو لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ''، دہلی، ترقی اردو بیورو، ص ۲۵، ۲۰۰۰ء۔)

۳۔ مؤلف اللہ داد فیضی سرہندی، ۱۰۰۱ھ۔

۴۔ مؤلف شیخ داد، ۹۲۵ھ۔

۵۔ پورا نام ''بحر الفضائل فی منافع الافاضل'' مؤلف محمد بن قوام الدین بن رستم بلخی، ۸۳۷ھ/ ۱۴۳۳ء۔

فہرستِ اسنادِ محولہ:

۱۔ سرہندی، فیضی، اللہ داد: ''مدار الافاضل''، ۱۰۰۱ھ۔

۲۔ شیخ داد: ''مؤید الفضلاء''، ۹۲۵ھ۔

۳۔ محمد بن قوام الدین بن رستم بلخی: ''بحر الفضائل فی منافع الافاضل، ۸۳۷ھ/ ۱۴۳۳ء۔

۴۔ نکہت، نیاز علی بیگ: ''مخزنِ فوائد''، مرتبہ محمد ذاکر حسین، خدا بخش لائبریری، پٹنہ، ۱۹۹۸ء۔

۵۔ ہاشمی مسعود: ''اردو لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ''، نئی دہلی، ترقی اردو بیورو، ۲۰۰۰ء۔

0 --------- 0